رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۳۷
منشی مشکور علی صاحب مہوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد — می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

کاکوری اخبار
پندرہ روزہ

ایڈیٹر ... الدین

سالانہ چندہ ۲	... ۲

۵۹

جلد ۱ | کاکوری دوشنبہ یکم جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۵۹ھ | نمبر ۵

ادبیات

(۲۶ جون ۱۹۴۰ء کو انجمن اخوان الصفا کے طرحی مشاعرہ میں پڑھی گئی تھی)

(از سید اختر حسین صاحب ہاشمی الحسینی بی اے اختر کاکوروی)

اک بُت کو میرے دل کا نگہباں بنا دیا — ایمان دیکھئے رہزنِ ایماں بنا دیا
بے بندگی کے لطف کہاں زندگی کا شیخ — کعبہ بھی جو بتکدہ ویراں بنا دیا
ہے دردِ عشق باعثِ تکمیلِ عبدیت — بیتابیاں جو ملگئیں انساں بنا دیا
آئینہ دارِ حسنِ ازل تھے جہاں میں ہم — یہ کیا کیا کہ خود ہمیں حیراں بنا دیا
لطفِ نگاہِ یار کی نیرنگیاں نہ پوچھ — ارمان اک نکالا اک ارماں بنا دیا
گلکاری خرامِ بتِ گلعذار نے — میری گلی کو خلد بداماں بنا دیا
ہے بسکہ خیر کیلئے لازم وجودِ شر — انساں کے بنانے کو شیطاں بنا دیا
رحمت کا جوش دیکھ کے میدانِ حشر میں — عذرِ گنہ نے مجھ کو پشیماں بنا دیا

برسات کی یہ شام الٰہی تری پناہ
اختر کو جس نے اہلِ عصیاں بنا دیا

معلومات

المونیم کا لباس:۔ دھاتوں کا تازہ ترین استعمال یہ دریافت ہوا ہے کہ اُن سے بہت ہلکے قسم کے لباس بھی بنائے جاسکتے ہیں چنانچہ المونیم کے تاروں سے جو ریشم کی مانند نرم ہوتے ہیں بہت ہی کم وزن کے لباس تیار کئے جارہے ہیں۔ المونیم کا کپڑا دور سے ساٹن جیسا معلوم ہوتا ہے اور اسمیں ساٹن کی طرح شکن بھی پڑجاتے ہیں۔ اب تک المونیم سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دھاتوں میں چوتھے درجہ پر ہے مگر توقع کیجاتی ہے کہ جدید ایجادات سے اسکا استعمال بڑھ جائیگا۔

ہر عورت پاگل ہوتی ہے:۔ ڈنمارک کے ایک پروفیسر نے عورتوں کو پیدائشی طور پر نیم پاگل قرار دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "میں گذشتہ پندرہ برس کی تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ عورتیں پیدائشی طور پر دماغی اعتبار سے نہایت کمزور ہوتی ہیں۔ عورتوں میں بولنے کا مرض بہت زیادہ ہے جو دماغی کمزوری کی علامت ہے نیز وہ اُن چیزوں اور حرکات سے بہت خوش ہوتی ہیں جن سے احمق اور بیوقوف خوش ہوا کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ عورتوں میں مردوں کے مقابلہ میں پاگل پن کے جراثیم زیادہ پائے جاتے ہیں"

(رسالہ ہمدرد صحت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۷ | کاکوری دوشنبہ یکم جولائی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۵

مسلمان ہی سیاسی لیڈر رہے

(از شفیع اللہ خانصاحب)

حقیقت سے ناواقف، واقعات سے نابلد سطحی نظر ڈالنے والے بغض و تعصب کی خیرہ کن عینک سے دیکھنے والے اسلام پر جہاں دیگر لاتعداد اعتراضات لایعنی کا طومار باندھتے ہیں وہاں یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو سیاست نہیں آتی۔ مسلمان جذبۂ حریت سے بے بہرہ و ولولۂ آزادی سے محروم ہے۔ ہم آج کی صحبت میں بتانا چاہتے ہیں کہ مسلمان خواہ وہ حال کا مسلمان ہو یا ماضی کا دنیا میں ہمہ تن سیاست مجسمہ حریت پیکر آزادی اور ان مقاصد عالیہ اور منازل فائزہ کا حقیقی ہادی و رہنما بنکر آیا ہے۔ اور اپنی حیات مستعار کا مقصد وحید اس شاہراہ مستقیم پر گامزنی کو قرار دیتا ہے۔

یہ ایک بدیہی اور ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلام تمامتر سیاست ہے اسکا نوے فیصدی حصہ سیاسیات سے متعلق ہے اور مسلمان سیاست کو مذہب اور مذہب کو سیاست خیال کرتا ہے۔ اسلام نے مسلمان سے خلافت ارضی اور حکومت دنیا کا وعدہ کیا اور مسلمان کو دنیا میں بھیجنے کا مقصد اعظم یہ قرار دیا کہ وہ اخوت و مساوات کی بنیاد دنیا میں استوار کریں۔ تمام نوع انسانی کو عام اس سے کہ وہ احمر ہوں یا ابیض اسود ہوں یا اصفر عرب ہوں یا عجم ایک سلک میں منسلک ایک نظم میں منظم اور ایک لڑی میں پرو دیں۔ ایک اسٹیج پر ایک مرکز پر اور ایک ہی نصب العین پر مجتمع کر دیں۔ دنیائے عالم پر ہدایت و سعادت کی شاہراہیں کھولکر حوانت و شقاوت کے تمام امکانی راستے ابدالآباد تک کیلئے مسدود و مسدود و بند کر دیں۔ فضائے دنیا کو امن و سلامتی کے انوار سے معمور کردیں اور سفاکی و خونریزی، فساد و فتنہ انگیزی، غداری و دلآزاری کا قلع قمع کریں۔ ضعفا اور کمزوروں کے اغلال غلامی سلاسل عبدیت کو یکسر کاٹ کر مستبد و متکبر انسان نما درندوں کے چنگال استبداد و پنجۂ آہنی سے نکال کر حریت و مساوات کی عروس دلنواز سے ہمکنار کریں۔

اسلام اپنے ہر متبع کے لیے جمود و تعطل قوے کو عصیان و طغیان فرماتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ مسلمان دنیا میں خیر امت بن کر رہے۔ ہر کلمہ گو "اعلون" کی منزل اعلےٰ پر جلوہ گر نظر آئے۔ سیاسی تفوق، ملکی و مالی برتری میں اقوام عالم کیلئے بدرقۂ عزیز و رہنمائے کامل بنے۔ احکام الٰہیہ و قوانین ربانیہ کے اجرا و نفوذ و نفاذ کیلئے تمامتر جائز و مستحسن ساز و سامان اکتساب بدرجۂ اتم کرے غرضکہ کشمکش حیات میں تگاپوئے زندگی میں خود کو مجاہد جانباز اور زندہ ثابت ہی نہ کرے بلکہ تمام مخلوق کو درس حیات دے اور آپ زندگی سے مالامال ہو۔ ہمیں ایسے وجود کو جو مذہباً و فطرتاً اور جبلۃً مجبور ہو کر خود کو میدان سیاست کا شہسوار اور مسند حکومت و جہانبانی کا تاجدار بنائے۔ یہ الزام دینا کہ وہ سیاست سے نابلد ہے یہ کہنا کہ وہ آزادی وطن کے راستہ میں رکاوٹ اور ایک خطرناک دیوار ہے کتنا بڑا ظلم اور کسقدر بعید از عقل حرکت ہے۔ اور پھر کہا جاتا ہے اس قوم کی طرف سے جسکا مذہب جسکا تمدن جسکا کلچر اور معاشرت آزادی کے تخیل اور دواہمہ ہی سے یکسر خالی ہے جس قوم کے خزانۂ مذہب میں حریت و مساوات کا ایک موتی آزادی و وطن دوستی کا ایک لعل بھی عنقا و نایاب ہے۔ اور وہ جو کچھ کہہ رہی ہے مسلمان کی تعلیم سے مسلمان کی فیض صحبت سے اور اسلام کے انوار ہیکر انکی نذیرو روشنی سے کہہ رہی ہے۔ ہمیں اسکا گلہ نہیں اس چیز کی شکایت نہیں کہ اسلام کے جواہر بے بہا سے اپنے خزانے کیوں معمور کئے کیونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اسلام فطرت کی طرف لیجاتا ہے اور اسلام انسان کو غلامی سے نکالکر معراج حکومت و سیادت تک پہونچانا چاہتا ہے۔ رب العالمین ہر ایک انسان کو دعوت عمل

ثت رہا ہے۔ اگر اسلام کے ماننے والوں نے اس اصول فطرت پر عمل کیا۔ اپنی غلامی کی زنجیروں اور ذلت و پستی کی بیڑیوں کو کاٹ ڈالا۔ تو پھر کوئی وجہ شکایت پیدا نہیں ہو سکتی ہاں! شکایت اگر ہے تو اس امر کی ہے سے

کس نیا موخت علم تیر از من   کہ مرا عاقبت نشانہ نساخت

مسلمانوں کی موجودہ پستی کا سبب:- اب میں اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی عرض کرتا ہوں کہ ان دوستوں کو یہ جرأت کیوں ہوئی۔ انھوں نے آپ کو اتنا حقیر و ذلیل کیوں سمجھا اسکی وجہ اور اہم وجہ باہمی افتراق آپس کا انشقاق، رنجشیں، نااتفاقیاں اور جماعتی نظام کا فقدان ہے۔ وہ نعمت عظیمہ جو اسلام نے عطا فرمائی تھی۔ وہ رحمت تامہ جو دامن اسلام میں آ کر حاصل کی تھی اور جسکا ذکر خدائے تعدس ان شاندار الفاظ میں فرماتا ہے اذکنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (وہ وقت تو یاد کرو جبکہ تم آپس میں دشمن اور (زمانہ کفر میں) ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے پس اللہ کریم نے تمہارے قلوب کو محبت و دوستی کے جذبہ سے معمور فرمایا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکی رحمت کاملہ اور نعمت عظیمہ کیوجہ سے تم آپسمیں بھائی بھائی بنگئے) جسکو آج مسلمان قطعاً کھو بیٹھے ہیں اُن میں اتحاد کی جگہ افتراق ہے۔ محبت کی جگہ عداوت اور یگانگت کی جگہ غیریت و بیگانگت ہے۔ وہ قوم جسکا شیرازہ منتشر ہو وہ قوم جسکے افراد غیر منظم ہوں۔ یقیناً زندہ اقوام کی نظروں میں ذلیل و حقیر ہو جائے گی۔ کیا مسلمان موجودہ پستی و ذلت کا احساس کرینگے اور اپنے ذاتی مفاد کو مفاد قومی پر قربان کر کے ایک مرکز پر مجتمع ہو کر "انتم الا علون" کا منظر پھر ایک بار دنیا کو دکھا دینگے۔ خصوصاً ہمارا قصبہ جو کبھی درس قرآنی اور احکام ربانی پر پورے طور پر عامل رہا ہے اسکے افراد خاندان پھر ماضی کی یاد تازہ کر کے اپنے وطن کو چار چاند لگا دیں گے۔

کلام الٰہی اغیار کی نظر میں

قرآن پاک کی بے عیب زبان:- بہت متعصب مترجم قرآن جارج سیل صاحب لکھتے ہیں کہ قرآن بے شبہ عربی زبان کی سب سے بہتر اور مستند کتاب ہے کسی انسان کا قلم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا اور یہ مُردوں کو زندہ کرنے سے بڑھا ہوا معجزہ ہے۔

قرآن کا معجزہ:- مشہور متعصب پادری ریورنڈ جی۔ ایم۔ ایڈورڈ صاحب لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم نے بت پرستی مٹائی جنات و مادیات کا شرک مٹایا۔ اللہ کی عبادت قائم کی۔ بچوں کے قتل کی رسم نیست و نابود کی۔

اسلام کو عیسائیت پر کیوں فوقیت ہے:- ریورنڈ ارسیکوئیل کنگ اپنے لکچر میں لکھتے ہیں قرآن الہامات کا مجموعہ ہے۔ اسمیں اسلام کے قوانین اصول اور اخلاق کی تعلیم اور روزمرہ کے کاروبار کی نسبت ہدایات ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام کو عیسائیت پر فوقیت ہے کہ اسکی مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ چیزیں نہیں ہیں۔

قرآن میں ملکی اور تمدنی نظام:- موسیو ادمین کلاغل نامور فرانسیسی لکھتے ہیں کہ قرآن مذہبی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اسمیں اجتماعی اور سوشل احکام بھی ہیں۔ جو انسان کی زندگی کیلئے ہر حالت میں مفید ہیں۔

قرآن کی سچائی:- پروفیسر کارلائل صاحب لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور اور یہ سچ ہے کہ اگر خوبی پیدا ہو سکتی ہے تو اُسی سے ہو سکتی ہے۔

قرآن کو دیکھ کر عقل کو حیرت ہوتی ہے:- کونٹ ہنری ڈی کاسٹری کتاب الاسلام میں لکھتے ہیں۔ قرآن کو

دیکھ کر عقل میں حیرت آتی ہے کہ اُسکا کلام اُس شخص کی زبان سے کیونکر ادا ہوا جو اُمّی تھا۔

قرآن بے مثل ہے:۔

نامور مورخ ڈاکٹر گبن لکھتے ہیں۔ قرآن وحدانیت کا بڑا گواہ ہے ایک موحد فلسفی اگر کوئی مذہب قبول کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔ غرض سارے جہان میں قرآن کی نظیر نہیں مل سکتی ہے۔

خدا اور بندوں کے حقوق:۔

مسٹر مارماڈیوک پکتھال لکھتے ہیں کہ قرآن ہی کے قوانین نے اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق پورے طور سے بتائے ہیں اور اسکو یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی مان لیا ہے۔

قرآن حکمت سے پُر ہے:۔

الکس لیور زدن فرانسیسی فلاسفر لکھتا ہے کہ قرآن روشن اور پُر حکمت کتاب ہے اسمیں کچھ شک نہیں کہ وہ ایسے شخص پر نازل ہوا جو سچا نبی تھا اور خدا نے اُسکو بھیجا تھا۔

قرآن کی کایا پلٹ تاثیر:۔

موسیو سیڈیو فرانسیسی لکھتا ہے کہ اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں انھوں نے قرآن کی تعلیم کو نہیں دیکھا جس کے اثر سے عربوں کی تمام بڑی معیوب عادتوں کی کایا پلٹ ہو گئی

قرآن امن کا ضامن ہے:۔

موسیو کاسٹن کارسنے اخبار شگار و میں لکھا ہے کہ زمین سے اگر حکومت قرآن جاتی رہے تو دنیا کا امن و امان کبھی نہ رہ سکے

قرآن تندرست رہنا سکھاتا ہے:۔

ایکم کی برلٹ صاحب نامور جرمن فاضل لکھتے ہیں کہ قرآن نے صفائی، طہارت اور پاکبازی کی ایسی تعلیم دی ہے کہ اگر اُس پر عمل کیا جائے تو بیماریوں کے کیڑے سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔

(ماخوذ)

ارے تم

(از احمد جمیل صاحب)

اختر اپنے ایک دوست سے بیان کر رہا تھا۔

ان دنوں میں ماموں کے مکان پر رہتا تھا ایک دن دوپہر کو میں کالج سے جلدی آگیا۔ میرے سر میں درد تھا میں کوئی کتاب پڑھ رہا تھا کہ شوکت اسکول سے آگئی اسکے ہمراہ وہ بھی تھی شوکت سیدھی میرے کمرہ میں آئی وہ بھی ہمراہ تھی وہ جھجکی شوکت نے کہا آؤ آؤ یہ تو بھیا اختر ہیں بہت عمدہ۔ بھیا انکو ذرا تصویریں دکھلا دو میں نہا آؤں آج نمائش جانا ہے یہ میری سہیلی ہیں یہی جائینگی۔

لیکن میں خاموش تھا میری نگاہوں کا مرکز اسکی مدہ بھری آنکھیں تھیں میں نہیں کہہ سکتا کہ جمیل وہ کسقدر خوبصورت تھی۔ بس تم نے جو معیار حسن قائم کیا ہے وہ اس سے بھی بالاتر تھی مختصراً یہ ہی سمجھ لو شوکت چلی گئی میں مرعوب ہو چکا تھا کچھ دیر کی مدہوشی کے بعد میں نے کہا تشریف رکھیئے وہ بھی شاید خواب دیکھ رہی تھی چونک گئی اور میرے سامنے بیٹھ گئی۔ میں نے جھجکتے ہوئے کہا۔ کیا آپ تصویریں دیکھیں گی۔ اُدھر سے جواب ملا جی ہاں شوق تو ہے۔ جمیل وہ آواز کیا تھی راگ تھا ایسا راگ جس سے دنیا مدہوش ہو جائے وہ آواز میرے کانوں میں ابتک گونج رہی ہے۔

یہ تھی میری محبت کی ابتدا میں ایک عرصہ تک اسکی مدہ بھری آنکھوں سے شراب کے جام پیتا رہا۔ آخر کار وہ میری روح کی غذا ہو گئی۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی محبت میں مدہوش ہو گئے۔ لیکن یہ فلک کج رفتار کو کب منظور تھا جمیل وہ چلی گئی۔ ایک دم۔ میں نے انتظار کیا۔ وہ نہیں آئی۔ اسکے والد کا تبادلہ ہو گیا تھا۔ اب میری غذا مفقود تھی۔ میں یہاں آگیا۔ اب تم کہتے ہو شادی کرو شادی کر کے میں کیوں کسی کی زندگی تباہ کروں۔

نہیں۔ نہیں۔ اختر تم کو شادی کرنا ہوگی۔ تمہارا دل بہل جائیگا۔ ہاں ہاں جمیل اب تو میں مجبور ہو ہی گیا۔ کل والد نے میرے پاؤں پر دوپٹہ ڈالدیا۔ جمیل میں مجبور ہو گیا۔ اب تو سمجھے

شادی کرنا ہی ہوگی۔ کاش میری آرزو پوری ہوتی۔ جمیل! میں اپنی خوشی کیلئے شادی نہیں کر رہا ہوں بلکہ تم لوگوں کی خوشی کے لئے کر رہا ہوں ——————

آج اختر کی بارات آگرہ سے واپس آگئی ہے۔ گھر میں سب خوش ہیں۔ ماں کا دل باغ باغ ہو رہا ہے۔ ہر طرف خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں۔ گوشے گوشے سے خوشی ٹپک رہی ہے سب خوش ہیں لیکن اگر غمگین ہے تو اختر۔ رات کھانے کے بعد شوکت آئی۔

بھیا تم خاموش کیوں ہو تم کو تو خوش ہونا چاہئے چاند سی بیوی ملی ہے۔ بڑی عمدہ ہے بھیا۔ میری سہیلی بھی ہے۔ بہت دنوں میں ملی کمبخت پہلے علیگڈھ میں رہتی تھی۔ وہ تمہیں یاد ہے بھیا! وہ ایک دن ....

ابھی شوکت پورا جملہ بھی نہ کہنے پائی تھی کہ اختر کے والد آگئے شوکت چلی گئی۔

رات کو اختر حجلۂ عروسی میں پہنچا دیا گیا۔ وہ کرسی پر خاموش بیٹھ گیا۔ اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا اسکو وہ وقت یاد آگیا جبکہ اسی طرح وہ کسی کی نگاہوں سے شراب پیتا تھا۔ اسکی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ دو موٹے موٹے آنسو ٹپ سے فرش پر گر پڑے۔

"کیا آپ رو رہے ہیں؟" اک راگ فضا میں گونجا۔ اختر کے کان اس سے آشنا تھے۔ وہ گھبرا اُٹھا۔ اس نے ایک دم گھونگھٹ اُلٹ دیا اسکے منھ سے بے اختیار نکلا

"ارے تم"

اور وہ شراب کا ایک جام پی کر ساقی کی آغوش میں مدہوش ہو گیا

اقوال زرّیں

(۱) جب کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آئے تو تم اسکی عزت کرو۔ (حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم)

(۲) جو اچھی بات سنو۔ لکھ لو۔ جو لکھو اس کو حفظ کرو۔ جو حفظ ہیں

اُن کو بیان کرو۔ (ربیچئے برکی)

(۳) مخلوق کے سامنے دست درازی مت کرو۔ بلکہ خالق سے مانگو جو تمام دنیا کو دیتا ہے۔

(۴) قناعت سے آدمی کا دل غنی رہتا ہے اور مالداری سے آدمی سرکش ہو جاتا ہے۔

(۵) ہوائے نفس آدمی کو ہلاک کرتی ہے۔ حسد انسان کو ذلیل کرتا ہے۔ اور کینہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

جواہر پارے

(۱) ہر شخص کے کریکٹر میں ایسی گہرائیاں ہوتی ہیں جن سے وہ خود بھی بے خبر ہوتا ہے۔ وہ شخص در اصل خوش نصیب ہے جو اپنی روحانی گہرائیوں میں حقیقت کی تلاش کرتا ہے۔

(۲) اس دنیا میں جو راحت آپ کو حاصل ہو سکتی ہے اُسے حاصل کریں۔ آج کی راحت چاہے جتنی تھوڑی ہو کل کی زیادہ راحت سے بہتر ہے۔

(۳) غرور سے پرہیز کرو۔

(۴) آپ کا فرض اپنے کام کو پورا کرنا ہے۔ آپ نے جو کچھ کیا ہو اسکا فیصلہ کرنا دوسرے کا کام ہے۔

(۵) جھوٹ انسان کو جڑ سے اُکھاڑ کر رکھدیتا ہے۔

اسلامی تبرکات

مندرجہ ذیل تبرکات وقتاً فوقتاً خلفاء وقت کے ہاتھ لگتے رہے سلطان سلیم اول نے تمام تبرکات کو قسطنطنیہ میں محفوظ کر دیا تھا۔

(۱) ایک دندان مبارک (۲) جوڑا نعلین (۳) ایک لمبا کوٹ بازغل (۴) ایک مصحف (۵) ایک تلوار (۶) ایک تیر (۷) ایک جھنڈا جسے علم شریف کہتے ہیں (۸) ایک پتھر جس پر آپ کے قدم مبارک کا نشان ہے۔ مذکورالصدر تبرکات حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے ہیں۔ اور چیزیں بھی ہیں جو صحابہ کرام اور بڑے بڑے لوگوں کی یادگار ہیں:—

(۱) حضرت نوحؑ کے روٹی پکانے کا برتن (۲) حضرت ابراہیمؑ کے روٹی پکانے کا برتن (۳) حضرت داؤدؑ کی تلوار (۴) کعبہ شریف کا تاریخی سنہرہ پانی والا ٹونٹی دار برتن (۵) حضرت شعیبؑ کے دو عصے (۶) حضرت یوسفؑ کا پیراہن (۷) مکہ شریف کی تاریخی کنجی (۸) مکہ معظمہ کے دروازۂ توبہ کے پردے (۹) خلفائے راشدین کے چار عمامے اور اُن کی چادریں (۱۰) حضرت جعفر طیار کی تلوار (۱۱) حضرت خالد بن زید کی تلوار (۱۲) خلفائے راشدین کے چار جھنڈے (۱۳) اصحاب عشرہ کی چھ تلواروں کے قبضے (۱۴) حضرت ابن حسن کی تلوار (۱۵) حضرت اویس قرنیؓ کا عمامہ (۱۶) حضرت معاذ بن جبلؓ کا جھنڈا (۱۷) حضرت عثمان غنیؓ کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن شریف (۱۸) حضرت امام حسنؓ کا جھنڈا (۱۹) حضرت امام حسینؓ کا جھنڈا (۲۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن شریف (۲۱) حضرت علی زین العابدین کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن شریف۔

(ہندوستان کے اکثر مقامات پر بہت سے تبرکات ہیں جنکی تفصیل اس وقت پیش نظر نہیں ہے انشاء اللہ کبھی اُن کی اشاعت کا بھی موقع آئے گا۔ دہلی۔ لاہور۔ بیدر۔ بھوپال۔ بارہ بنکی۔ کاکوری) اڈیٹر

(بقیہ سلسلۂ علالت)

(۲) سُنا ہے کہ اطبیہ مولوی حسن احمد علوی خلف اکبر حاجی محمد حسن علوی (شیخ سعدی محلہ) کو کچھ نسوانی شکایات پیدا ہو گئی ہیں جسکی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے۔ علاج ہو رہا ہے باری تعالیٰ صحت فرمائے۔

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزا احباب و جملہ اہل وطن سے گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کرکے مشکور کرتے رہیں۔ (اڈیٹر)

موسم:۔ دن کو دھوپ بہت تیز ہوتی ہے۔ لو تو اب نہیں چلتی البتہ تمام دن اور رات کو تیز ہوا چلتی رہتی ہے۔ گاہے گاہے اُمس بھی ہو جاتی ہے اور ہوا بند ہونے کی وجہ سے حبس سے تکلیف ہوتی ہے۔ بارش اسوقت تک نہیں ہوئی گذشتہ عشرہ میں ایک معمولی ڈونگرہ پڑا تھا۔ جون کا پورا مہینہ یوں ہی گذر گیا۔ آسمان پر ابر آتا ہے اور گذر جاتا ہے بارش نہ ہونے سے طرح طرح کے تردادت پیدا ہو رہے ہیں باری تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔ اسوقت تک بارش نہ ہونے سے آم اپنے پورے مزہ پر نہیں آیا اگر جلد پانی نہ برسا تو آم غالباً قبل از وقت ختم ہو جائیں گے۔

ذکر میلاد شریف:۔ ۱۰/ جون سنہ [illegible] کو حسب دستور مولوی محمد عاصم کے یہاں بمقام دلی نگر محفل میلاد حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوئی تھی۔ جناب حافظ شاہ حیدر علی قلندر نے مولود شریف پڑھا تھا۔ اہل برادری کا مجمع کافی تھا۔ بعد ختم میلاد شریف حاضرین کو شیر برنج کی قفلیاں تقسیم کی گئیں۔

انجمن اخوان الصفا:۔ حسب اعلان انجمن کا گرمائی تقریبی پروگرام ۲/ جون سے شروع ہو کر ۱۰/ جون کی شب کو جلسہ تقسیم انعام اور بزم مشاعرہ پر اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ و مشاعرہ کا انتظام منشی محمود علی مرحوم کی کوٹھی کے پیش صحن میں کیا گیا تھا۔ نشست کرسیوں کی تھی۔ اجتماع بہت اچھا تھا۔ جلسہ کی صدارت منشی اظہر علی صاحب ایڈوکیٹ، ممبر مرکزی اسمبلی نے کی اور انعامات تقسیم کئے۔ مشاعرہ کی صدارت مولوی امیر احمد صاحب علوی بی۔ اے، پنشنر ڈپٹی کلکٹر نے کی تھی۔ شرکائے جلسہ کیلئے لذیذ شربت اور برف آب کا معقول انتظام تھا۔ جلسہ کی کارروائی

تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اُس کے بعد منشی فدا احمد صاحب ایم اے سکریٹری انجمن نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے انجمن کے مختصر حالات بھی بیان کئے اور پورے پروگرام کی رپورٹ پیش کی اُسکے بعد خورد عمر بچوں کی تقریروں کا مظاہرہ ہوا (موضوع تقریر نامناسب اور بچوں کے لئے خصوصاً بے محل تھا۔ اڈیٹر) تقاریر کے بعد کیرم۔ بیڈمنٹن۔ برج۔ شطرنج وغیرہ کے کامیاب اشخاص کو اور تقاریر پر انعامات تقسیم ہوئے۔ آخر میں جناب صدر نے اپنی برمحل و پرمغز تقریر میں انجمن کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے انجمن کی اصلاح خصوصاً کتب خانہ کو درست حالت میں رکھنے کی اراکین انجمن کو ہدایت کی اور فرمایا کہ اب وقت کیرم۔ شطرنج وغیرہ کے کھیلوں کا نہیں ہے۔ بلکہ نوجوانان وطن کو ایسے مشاغل اختیار کرنے چاہئیں جس سے جسمانی ورزش ہو اسی طرح کے اور بھی مفید نصائح فرمائے اور فوج میں بھرتی ہونے کی نوجوانوں کو تلقین کی۔ اسکے بعد مشاعرہ کا دور شروع ہوا جسکو کامیاب نہیں کہا جاسکتا نہ طرحی اور نہ غیر طرحی۔ طرحی غزلوں میں چند ہی شعرا نے اپنا کلام سنایا۔ (بہر حال پروگرام بخیر و خوبی دو ہفتہ کی دلچسپی کے بعد ختم ہوا۔ سکریٹری صاحب کی جد و جہد قابل ستائش ہے صرف اتنا عرض ہے کہ انجمن کے معیار کو گرایا نہ جائے بلکہ اُسکی وقعت کو دوبالا کرنے کی کوشش کی جائے۔ معمولی کھیل کود سے انجمن کی روایات پوری نہیں ہوتیں۔ ساتھ ہی ہم کو سکریٹری صاحب سے شکایت ہے کہ انھوں نے ہم کو مفصل رپورٹ حسب وعدہ اسوقت تک نہیں بھیجی۔ اڈیٹر)

اس موقع پر ہم اسکا اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ایک مضمون عزیز الحسن کا دستخطی ہم کو ملا ہے جنکو ہم جانتے نہیں اور نہ اسکا علم ہے کہ کاکوری میں اس نام کے کوئی صاحب ہیں بھی مضمون ہمارے خیال میں قابل اشاعت نہیں ہے لہذا عزیز الحسن جو صاحب ہوں ہمکو معذور سمجھیں۔ اس مضمون کو شائع کرکے ہم قصبہ میں کوئی فتنہ برپا کرنا نہیں چاہتے۔ (اڈیٹر)

نتائج امتحانات:۔ حسب ذیل طلبہ و طالبہ کے کامیابی امتحانات کی اطلاع ملی ہے:۔

امین الدین علوی و اولاد صادق علی عباسی بی۔اے (سال اول) مکرم علی عباسی ایف اے (فائنل) حسن ابن ضیا علوی و حافظہ خاتون (اہلیہ منشی ظہیر احمد علوی) اُردو اعلیٰ قابلیت۔

مسلم لیگ:۔ مقامی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسۂ عام ۱۲/ جون سنہ ۴۶ء کو بمقام مولوی محلہ (لال املی) پیش صحن جلو خانہ جناب مولوی رشید الدین خاں مرحوم زیر صدارت مولوی امیر احمد صاحب علوی بی۔اے انعقاد پذیر ہوا تھا۔ ڈاکٹر محمد اظہر ابراہیمی آتی۔ مسٹر عبدالملک قریشی۔ مولوی فدا احمد عباسی لکھنؤ سے جلسہ میں شرکت کیلئے آئے تھے۔ اجتماع بہت اچھا تھا۔ ۱۰ سبز پوش مسلم نیشنل گارڈ نے سبز ہلالی پرچم کی سلامی دی اور کورس کے ساتھ ترانہ پڑھا۔ ۸½ بجے جلسہ کی کارروائی اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے شروع ہوئی اور تلاوت کلام پاک کے بعد حافظ محمد ایوب خاں نے مختصر الفاظ میں مشہور شاعر "احسان بن دانش" کا تعارف کراتے ہوئے ان کی نظم "ترانہ جہاد" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کے دل کو گرما دیا۔ نظم کے بعد سکریٹری نے ڈاکٹر آتی کا تعارف کراتے ہوئے حاضرین سے درخواست کی کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے خیالات عالیہ کو سن کر اُن پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش فرمائیں نعرہ اللہ اکبر کی گونج میں ڈاکٹر صاحب تقریر کرنے کھڑے ہوئے اور حسب عادت نہایت عام فہم اور پُرلطف انداز میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے حال کے جلسہ میں جو احکامات صادر کئے ہیں اُن کی پوری وضاحت کی اور مسلمانوں کو منظم ہونے کا پُرانا سبق یاد دلاتے ہوئے یہ بتایا کہ اپنے قائد اعظم کے احکامات کی تعمیل کرنا تنظیم کا اولین فریضہ ہے لہذا تمام مسلمانوں کو حسب ہدایات آل انڈیا مسلم لیگ خاکی لباس پہن لینا چاہئے اور کسی سے لڑنے جھگڑنے کیلئے نہیں بلکہ اپنی حفاظت خود اختیاری کے لئے فوجی ڈسپلن کے ماتحت پریڈ و دیگر ملٹری طریقوں اور بانک۔ بنوٹ کی مشق کرنا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں

نوجوانوں کو مسلم نیشنل گارڈ کیلئے نام لکھوانا چاہئے۔ اللہ اکبر اسلام زندہ باد۔ مسلم لیگ زندہ باد۔ قائد اعظم زندہ باد اور ڈاکٹر ناگی زندہ باد کے نعروں کے ساتھ ۱۰ بجے شب کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

صحت و تندرستی :- (۱) مولوی محمد حسن عباسی نے سگتے کے کاٹنے کے چھ بار انجکشن لینے کے بعد چھوڑ دیے تھے لیکن بعض احباب کے اصرار سے پورا کورس ۱۴ انجکشنوں کا ختم کر لیا ہے مسلسل انجکشنوں کی وجہ سے جو پیٹ میں دیے جاتے رہے کئی دن تکلیف رہی جو رفتہ رفتہ زائل ہو رہی ہے۔

(۲) مولوی ضیاء الدین حیدر صاحب کی طبیعت اس طرف سست ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے قدرے تردد پیدا ہو گیا تھا حکیم عبد الحلیم صاحب لکھنوی سے رجوع کیا گیا اُن کی رائے میں برف کے زیادہ استعمال سے یہ کیفیت ہو گئی تھی۔ حکیم صاحب کے نسخہ سے سکون ہے اور طبیعت چاق ہے۔

علالتیں :- (۱) مولوی تحسین الدین علوی کے متعلق منصوری سے دریافت ہوا ہے کہ بخار میں بفضلہ کمی ہے لیکن ابھی حرارت رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ صحیح و تندرست فرمائے۔

ریاست حیدرآباد کی اطلاعات :- (۱) میر مجاہد علی عباسی نے حیدرآباد سول سروس ہاؤس میں مقیم رہ کر ایک سال کی ٹریننگ حاصل کر لی ہے۔ بعد ختم امتحان انگریزی علاقہ میں مزید ٹریننگ کے لیے بھیجے جائیں گے۔

(۲) منشی سید علی علوی نبیرہ منشی مقبول احمد مرحوم (مبارک محل) سال گذشتہ ٹیچرس ٹریننگ کے لیے منتخب ہوئے تھے اور درجہ دوم میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اب بیسک انگلش ٹریننگ کے لیے منتخب ہوئے ہیں۔

(۳) منشی نقی علی علوی اس سال بی ٹی کلاس کے لئے منتخب ہوئے ہیں جس کی تعلیم کے لئے حیدرآباد ٹریننگ کالج میں داخل ہو گئے ہیں۔

(۴) مولوی ارشاد الدین حیدر خلف مولوی اعتماد الدین حیدر مرحوم نے لیدر ورکنگ اسکول حیدرآباد میں انسپکٹری کی خدمت کے لئے درخواست دی تھی۔ بغرض معائنہ طلب کئے گئے تھے ۱۸ جون کو معائنہ ہو گیا۔ خدا کرے عزیز موصوف کا تقرر عمل میں آئے۔

(۵) سنا گیا ہے کہ منشی بشیر احمد علوی بی۔ اے بی۔ ٹی خلف مولوی امیر احمد صاحب علوی بی۔ اے پنشنر ڈپٹی کلکٹر نے محکمہ تعلیمات سے اپنی ملازمت فوج میں منتقل کرانے کی کوشش کی ہے توقع ہے کہ منشی بشیر احمد کچھ عرصہ کے بعد فوج میں کسی عہدہ پر منتقل ہو جائیں گے۔

(۶) منشی اعجاز حسین علوی اعجاز اس طرف پھر تپ و لرزہ میں مبتلا ہو گئے اور بغل میں جو پھوڑا سال گذشتہ ہو گیا تھا اُس نے دوبارہ عود کیا۔ علاج ہو رہا ہے۔ باری تعالےٰ صحیح و تندرست فرمائے۔

(۷) منشی ولی حسن علوی اول تعلقدار صرف خاص مبارک کی صاحبزادی ولادت کے سلسلہ میں سخت علیل ہو گئی تھیں اب بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہیں۔

(۸) مولوی نظام الدین حیدر، ڈائرکٹر محکمۂ زراعت، ریاست کی جانب سے زرعی کنگ میں شرکت کے لئے ۱۲ جون کو شملہ گئے ہیں غالباً دو ہفتہ قیام رہے گا۔

(۹) نواب اختر یار جنگ بہادر کچھ عرصہ سے قلبی امراض میں مبتلا تھے گذشتہ عشرہ میں اس دار فانی سے رحلت کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ ہم کو اس حادثہ میں مرحوم کے صاحبزادہ منشی محمود احمد مینائی اور پوتے حسن احمد مینائی ایم اے (خویش و نواسہ مولوی سدید الدین خاں مرحوم) سے دلی ہمدردی ہے اور صبر جمیل عطا ہونے دعا کرتے ہیں۔

(رپورٹر)

برنائیٹڈ نظر بار پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال اطی) کاکوری سے سید محمد مشیر الدین نے شائع کیا